بسلسلہ اشاعت و تبلیغ جماعت نوری

بحمدہ تعالیٰ

تازہ فتوائے حرم مکہ و مدینہ

۱۳۳۸ھ

اشرف علی تھانوی صاحب نے جو اشرف علی رسول اللہ و نبینا اشرف علی کہنے کو تسلی بخش بنایا جناب ماحی بدعت مولنا الحاج الزائر مولوی محمد عبد العلیم صاحب صدیقی قادری برکاتی رضوی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حالت موجودہ حجاز میں کہ اکثر علماء حرمین طیبین سے چلے گئے ہیں اور واپسی کا ٹکٹ جسکے لئے عجلت دونوں حرم محترم سے وقت واحد میں یہ تصدیقات لیں مولے جزائے خیر عطا فرمائے

مسمّی بنام تاریخی

الجبل الثانوی

علیٰ

کلوۃ التھانوی

۱۳۳۸ھ

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ لاہور بالمقابل داتا صاحب

مطبوعہ ۔ پنجاب الیکٹرک پریس لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

ما قولکم دام طولکم فی رجل یسمی اشرفعلی کتب الیه بعض مجیبه انه رأی فی المنام انه یقرء الکلمة الطیبة لکن یذکر فیها اسمکم (ای اسم اشرفعلی) مکان محمد (صلی الله تعالی علیه وسلم) ثم تذکر انه اخطأ فاعاد فلم یخرج من لسانه الا اشرفعلی رسول الله مکان محمد رسول الله (صلی الله تعالی علیه وسلم) هو دار ان هذا غیر صحیح لکن لاینطق اللسان الا بهذا من غیر اختیار قال فلما تکرر هذا رأیتکم بجاهی فخررت علی الارض وصحت صیاحا شدیدا وغلت ان لم تبق فی باطنی قوة ثم استیقظت بید ان الغیبة عن الحس واثر عدم الطاقة کما هو لکن لم یکن فی المنام ولا فی الیقظة الا تصورکم تأملت فی الیقظة ما وقع من الغلط فی الکلمة الطیبة فاردت ان ادفع هذا الخیال عن القلب فجلست ثم اضطجعت علی الجنب الاخر لتدارک الغلط الواقع فی الکلمة الشریفة واردت الصلوة علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاذا اقول اللهم

صل على سيدنا ونبينا ومولانا اشرفعلى مع انى الآن يقظان غير
وسنان، ولكن خارج عن الاختيار ÷ وليس لى على اللسان اقتدار،
حتى بقيت هكذا طول النهار ÷ وبكيت من العذاب بالاكثار،
وسوى هذه وجوه كثيرة اوجبت لى مجتمكم اهـ فاكتب الرجل
اليه اشرفعلى ان فى هذه الواقعة تسلية لكم ان الذى ترجعون
اليه هو متبع السنة اهـ وقد طبع هذا كله واشاعه اشرفعلى نفسه
فى جريدة له شهرية تسمى الامداد مبتهجا على رؤس الاشهاد
بل داعيا مريديه الى مثله ÷ من المعاذرة فى تخطيه وايثار تفضيله،

ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آپ کا فیض ہمیشہ رہے ایک شخص مسمی اشرف علی کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے جسے اُس کے چاہنے والے نے لکھ کر بھیجا کہ "خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جگہ حضور (تھانوی) کا نام لیتا ہوں اتنے میں خیال ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی دوبارہ پڑھتا ہوں بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام اشرف علی نکل جاتا ہے مجھ کو علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اتنے میں میں زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی طاقت نہ رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بے حسی اور اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن خواب و بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا۔ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو ارادہ ہوا کہ اس کو دل سے دور کیا جائے بایں خیال بیٹھ گیا پھر دوسری کروٹ لیکر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول

اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں

اللہم صل علے سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں

خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا

ہی کچھ خیال رہا۔ دوسرے روز خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو

حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں " ختم ہوا اور جو اُس

شخص نے لکھا اُس پر اشرف علی نے اُسے جواب لکھا۔

"کہ اس واقعہ میں تسلّی تھی کہ جن کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت

ہے" اور یہ سارا واقعہ خود اشرف علی نے اپنے ماہوار رسالہ الامداد میں چھاپا

اور شائع کیا برملا اُس پر خوشیاں مناتا ہوا بلکہ اپنے مریدوں کو اس طرف بلاتا

ہوا کہ اُس کی تعظیم اور اُس کی فضیلت کی ترجیح فان ھذا الجریدۃ ان

یحسبوھا فی ارشادھم رشید ۃ فما حکم الشریعۃ الغراء فیھما و

اشرف علی ھذا ھو الذی کتب فی رسالۃ لہ لا تزید علی ثلاث و

ریقات فی ابطال نسبۃ علم الغیب الی محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم انہ ان ارید بہ کل العلوم بحیث لا یشذ منھا شئ فبطلانہ

ظاھر عقلا ونقلا وان ارید البعض فای خصوصیۃ فیہ لہ فان

مثل ھذا حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون بل لکل بھیمۃ

وحیوان وقد حکم علیہ بقولہ ھذا اکابر علماء الحرمین الکریمین

انہ کفر وارتد ومن شك فی کفرہ فقد کفر کما ھو مفصل فی حسام الحرمین انیدونا اجزل اللہ تعالیٰ ثوابکم۔

الجواب

اللّٰھم لك الحمد، صل علیٰ نبیك نبی الحمد، واٰلہ و صحبہ الحمد:۔ رب انی اعوذبك من ھمزات الشیطین، واعوذ بك رب ان یحضرون: ائمۃ الدین لم یقبلوا عذرزلل اللسان فی الکفر ولا لاجتراء کل خبیث القلب ان یجاھر بسب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویقول زلت لسانی قال الامام القاضی فی الشفاء الشریف لایعذر احد فی الکفر بدعوی زلل اللسان اھ وفیہ ایضاً عن محمد بن ابی زید لایعذر احد بدعوی زلل اللسان فی مثل ھذا اھ صح وفیہ ایضاً افتی ابوالحسن القابسی فیمن شتم النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سکرہ یقتل لانہ یظن بہ انہ یعتقد ھذا ویفعلہ میں ایسا ہی علو کریں اس لئے کہ اُس رسالہ کا مقصود یہی ہے کہ مریدین اُسے اپنی ہدایت میں راہ راست پر جانیں تو ان دونوں شخصوں کے بارے میں شریعت روشن کا کیا حکم ہے اور مولوی اشرف علی وہی ہے۔ جس نے اپنی ایک رسیلا میں کہ تین ورق سے زائد نہیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی طرف علمِ غیب کی نسبت باطل کرنے کو لکھا کہ اگر تمام علوم غیب مراد ہیں ۔
اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و
عقلی سے ثابت ہے اور بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و
بہائم کے لئے بھی حاصل ہے " اور بے شک اُس کے اِس قول کے سبب اکابر
علمائے حرمین شریفین نے اُس پر حکم لگایا کہ وہ کافر مرتد ہو گیا اور یہ کہ جو اس
کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جیسا کہ حسام الحرمین میں مفصل ہے ہمیں
فائدہ دیجئے اللہ آپ کا ثواب کثیر کرے ۔

الجواب

الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے اپنے نبی پر درود بھیج جو حمد کے نبی ہیں اور اُن
کے آل و اصحاب پر کہ دین کے ستون ہیں اے میرے رب میں تیری پناہ
مانگتا ہوں شیطانوں کے جھٹکوں سے اور اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا
ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں ۔ ائمۂ دین نے دربارہ کفر زبان بہکنے
کا عذر قبول نہ فرمایا ورنہ ہر خبیث دل والا جرأت کرتا کہ کھلم کھلا اللہ و رسول
کو گالیاں دے اور کہے کہ میری زبان بہک گئی ۔ امام قاضی عیاض نے شفا
شریف میں فرمایا " کوئی شخص زبان بہکنے کے دعوے سے دربارۂ کفر معذور
نہ سمجھا جائیگا اھ اور اسی میں امام محمد بن ابی زید سے ہے کہ ایسی بات میں

زبان بہکنے کا عذر کسی کا نہ سنا جائیگا۔ اھ صح اور اُسی میں ہے کہ امام ابوالحسن قابسی نے اُس شخص کے بارے میں جس نے نشہ کی حالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، فتوے دیا کہ قتل کیا جائے اس لئے کہ اُس پہ ظن ہوتا ہے کہ یہ اُس کا عقیدہ ہے اور اپنے فی صحوہ اھ ثم الذی انما یکون بحرف او حرفین لا ان تنزل اللسان طول النہار ھذا غیر مقبول ولا معقول قال جامع عہ الفصولین الفصل الثامن والثلثین ابتلی بمصیبات متنوعۃ فقال اخذت مالی وولدی واخذت کذا وکذا فماذا تفعل ایضاً وماذا بقی لم تفعلہ وما اشبھہ من الالفاظ کفر کذا حکی عن عبد الکریم فقیل لہ ارءیت لو ان المریض قال وجری علی لسانہ بلا قصد لشدۃ مرضہ قال الحرف الواحد یجری علی اللسان بلا قصد اشار الی انہ یحکم بکفرہ ولا یصدق اھ فاذا لم یصدق فی نصف سطر کیف یصدق فیما کررہ سناما ویقظۃ طول النہار بل ھو قطعاً مسرف کذاب الم تر ان اللہ تعالیٰ جعل الجوارح تحت ارادۃ القلب قال نبینا الحق المبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان فی الجسد مضغۃ اذا

عہ قال الامام قاضی خان فی فتاواہ انما یجری علی لسانہ حرف واحد ونحو ذالک لا مثل ھذہ الکلمات الطویلۃ لا تجری علی لسانہ من غیر قصد فلا یصدق ۱۲ منہ قدس سرہ۔

صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب فما فسد قولہ ولسانہ: الا وقد فسد قبلہ قلبہ وجنانہ:۔ وھذا یدعی ان لسانہ فی فیہ حیوان مستقل بارادتہ غیر تابع للقلب کفرس جموح شدیدۃ الجموح تحت راکب ضعیف قوی الضعف یرید الیمین والفرس لا تنعطف الا للشمال کلما ارادھا للیمین لم تاخذ الا ذات الشمال حتی تنازع القلب واللسان طول النھار فلم یات الغلبۃ الا للسان ھذا غیر معقول ولا مسموع:۔ فلا شک انہ محکوم علیہ بالکفر اور

پھر زبان بہکتا اگر ہو تو ایک دو حرف ہیں نہ یہ کہ دن بھر بہکے یہ نہ قابل قبول نہ کسی طرح معقول جامع الفصولین کی فصل ۳۸ میں ہے ”ایک شخص طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہوا۔ اس پر بولا کہ تو نے میرا مال لیا اور میرا بچہ لے لیا اور یہ یہ چیز لے لی اب تو اور کیا کرے گا۔ اور رہ بھی کیا گیا ہے جو تو نے نہ کیا اور اسی طرح کے اور الفاظ کہے وہ کافر ہوگیا ایسا ہی امام عبدالکریم سے مروی ہوا اُن سے عرض کی گئی بھلا اگر بیمار نے ایسا کہا اور شدتِ مرض کے سبب اُس کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا دو ایک حرف بلا قصد زبان سے نکل

ؔلے امام قاضی خان نے فتاویٰ میں فرمایا ایک آدھ حرف زبان سے بلا قصد نکل سکتا ہے نہ کہ اتنی طویل عبارت تو وہ اپنے ادعا میں سچا نہ مانا جائے گا الا منہ۔ قدس سرہ)

سکتے ہیں۔ اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ اُسے کافر مانا جائیگا اور زبان بہکنے کا عذر سچا نہ سمجھا جائیگا تو جب آدھی سطر میں زبان بہکنے کا عذر نہ مانا گیا تو اُس میں کیونکر مان لیا جائے گا جسے اُس نے سوتے اور جاگتے دن بھر رٹا بلکہ وہ بے شک حد سے گزرا ہوا سخت جھوٹا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اعضا کو ارادۂ قلب کا تابع بنایا ہے اور ہمارے سچے اور سچ کے روشن فرمانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سنتے ہو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے کہ وہ سنورے تو سارا بدن سنور جائے اور وہ بگڑے تو سارا بدن بگڑ جائے سنتے ہو وہ دل ہے تو اُس کی بات اور اُس کی زبان نہ بگڑی مگر یہ کہ اس سے پہلے اُس کا دل اور اُس کا باطن بگڑ چکا تھا اور یہ شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ زبان اُس کے مُنہ میں ایک خودسر جانور ہے کہ دل کی تابع نہیں جیسے کوئی سرکش نہایت شریر گھوڑا کسی کمزور حد بھر کے ناتواں سوار کے نیچے ہو کہ وہ تو داہنی طرف جانا چاہتا ہے اور گھوڑا نہیں پھرتا مگر بائیں طرف وہ جب اُسے داہنی طرف پھیرتا ہے گھوڑا خاص بائیں جانب جاتا ہے یہاں تک کہ سات دن زبان و دل میں جھگڑا رہا۔ اور زبان ہی غالب رہی یہ نہ عقل میں آنے کی بات ہے نہ سُنی جائے تو بلاشبہ اُس پر کفر کا حکم غیر مندفع وھل سمعتم باحد یدعی الاسلام ویقول طول النھار فلان رسول اللہ

مكان محمد رسول الله او يقول لابيه يا كلب ابن الكلب
يا خنزير ابن الخنزير ويكرره من الصباح الى المساء ثم
يقول انما كنت اقول يا ابت يا سيدى فينا رغنى اللسان و
يذهب من الاب والسيد الى الكلب والخنزير حاش لله
ماكان هذا ولا يكون ولن يقبله احد الا مجنون
هذا حكم ذالك القائل اما ماكتب اليه اشرف على
فى الجواب فاستحسان منه لذالك الكفر واستحسان
الكفر كفر بلا ارتياب وما هو الا لما راى فيه من تعظيم
نفسه ووصفه بانه رسول الله ذى القوة والصلاة
عليه استقلالا بدل النبى صلى الله تعالى عليه
وسلم ومدحه بالنبوة فابتهج واجاز كل ذالك :.
وجعله تسلية لذالك الهالك ، ارايت لو سبه و
امه واباه احد طول النهار ثم قال انما كنت أريد
مدحك فلم يطيع اللسان فى الخطاب : وبقيت تسبك
واباك وامك من الصباح حتى توارت بالحجاب هل كان
اشرفعلى او احد من اراذل الناس ولو خصا نا او زبالا
او ارزل منهم يقبل هذه المعاذير : كلا بل يحترق

غیظا :- ویموت غنظا :- او یفعل بہ ماقدر علیہ : حتی القتل ان وجد سبیلا الیہ :- فتسلیۃ ھھنا لیس الا لاستخفافہ بمحمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وبمرتبۃ النبوۃ والرسالۃ وختم النبوۃ الاعظم:- واستحسان وعتوا عتوا کبیرا :- فلا ریب ان اشرفعلی ومریدہ المذکور: کلاھما ایسا حکم ہے جو ٹل نہیں سکتا اور کبھی تم نے کسی دعویٰ اسلام رکھنے والے کو سنا کہ دن بھر محمد رسول اللہ کہنے کی جگہ فلاں رسول اللہ کہے یا اپنے باپ سے کہے اے کتے کے پلے کتے اے سوئر کے بچے سوئر اور صبح سے شام تک اسے دہراتا ہے پھر کہے کہ میں تو یہ کہنا چاہتا تھا کہ اے میرے باپ اے میرے سردار زبان میری مخالفت کر کے باپ اور سردار سے کتے اور سوئر کی طرف جاتی تھی۔ پاکی ہے اللہ کو یہ نہ ہوا اور اسے پاگل کے سوا کوئی نہ قبول کرلے گا یہ تو اُس کہنے والے کا حکم ہے اور وہ جو اشرف علی نے اُسے جواب میں لکھا تو وہ کفر کو پسند کرتا ہے اور کفر کو پسند کرنا بلاشبہ کفر ہے اور اس پسند کرنے کا یہی سبب ہوا کہ اُس نے اس میں اپنی تعظیم دیکھی اور اپنے آپ کو اللہ قوی کا رسول بتانا اور نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بدلے بالاستقلال اپنے اوپر درود اور نبوت سے اپنی تعریف

کو شاد شاد اس سب کو جائز رکھا اور اُسے اُس تباہ ہونے والے کے لئے
تسلی ٹھہرایا۔ بھلا دیکھو تو اگر کوئی شخص تھانوی اور اُس کے ماں باپ
کو دن بھر گالیاں دیتا اور کہتا ہیں تو تیری مدح کرنا چاہتا تھا زبان نے
اس گفتگو میں میرا کہنا نہ مانا تجھے اور تیری ماں اور تیرے باپ کو
صبح سے گالیاں دیتی رہی یہاں تک کہ آفتاب چھپ گیا تو کیا اشرفعلی
یا کوئی کمینہ آدمی اگرچہ چمار یا بھنگی یا ان سے بھی زیادہ کمینہ اس عذر
کو قبول کر لیتا اور کہتا اس میں تمہارے لئے تسلی ہے کہ وہ جسے تم دوست
رکھتے ہو اور گالیاں دیتے ہو وہ ضرور سوروں کی نسل سے ہے ہرگز نہیں
بلکہ غصہ سے جل جاتا اور جھنجھلاہٹ سے مرجاتا جو کچھ بن پڑتا اُس کے
سلوک کرتا یہاں تک کہ موقعہ پاتا تو قتل کر دیتا تو اشرفعلی کا یہ تسلی دینا
اسی سبب سے ہے کہ اُس نے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان
کو ہلکا کیا اور مرتبہ نبوت و رسالت اور سب سے بڑے رتبہ ختم نبوت
کی تحقیر کی اور اپنے نفس امّارہ کی طرف جو بکثرت اُسے بدی کا حکم دیتا
ہے نبوت و رسالت کی نسبت کرنے کو پسند کیا بے شک وہ اپنے جی
میں جی بہت مغرور ہوئے اور بڑی سرکشی کی تو کچھ شک نہیں کہ اشرفعلی
اور اُس کا وہ مرید مذکور دونوں نے۔

اكافر بالرب الغيور: غرتهما الامانى وغرهما بالله الغرور

بل اشر فعلى اشد كفرا: فان المريد زعم ان ما يقوله

غلط صريح: وباطل قبيح :- وهذا لم يقبح:

تكرار القول ولا وبّخ قائله بل استحسنه وجعله

تسلية له ولكن لا غرو فان من يسب رسول الله

تعالى عليه وسلم تلك السبّة الفاحشة المأثورة فى

السؤال عنه :- المحكوم عليه لاجلها بالكفر والارتداد

من اسيادنا علماء الحرمين الكريمين فباى كفر يتعجب

منه: واذ كان عنده مثل علم محمد صلى الله تعالى عليه

وسلم بالغيب حاصلا لكل صبى ومجنون وبهيمة ولا شك

انه اعلم عنده من هؤلاء الاخساء الذميمة: فكان بزعمه

اعلم واكرم من محمد صلى الله تعالى عليه وسلم: فحق

له ان يدعى النبوة والرسالة لنفسه لا لمحمد صلى الله

تعالى عليه وسلم:- كذلك يطبع الله على كل قلب متكبر

جبار ولكن والله ان رب محمد لبالمرصاد ولمن شانه

عذاب النار: والله اعلم بما يوعون وسيعلم الذين

ظلموا اى منقلب ينقلبون والله سبحنهٗ وتعالىٰ

اعلم و علمہ جل مجدہٗ اتم و احکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



بڑے غیرت والے اللہ کے ساتھ کفر کیا انہیں نفس کی خواہشوں نے فریب دیا اور اس بڑے دھوکے باز نے انہیں اللہ سے دھوکے میں ڈالا بلکہ اشرفعلی کا کفر سخت تر اور مرید سے اس کا وبال بڑھ کر کہ مرید نے تو یہ گمان کرنا کہا بھی کہ جو کچھ کہہ رہا ہے صریح غلط اور قبیح باطل ہے اس نے نہ قول کو برا بتایا اور نہ قائل کو جھڑکا بلکہ اسے پسند کیا اور قائل کے لئے تسلی ٹھہرایا مگر کچھ تعجب نہیں کہ وہ جو محمد رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی فحش گالی دی جو سوال میں اُس سے منقول ہوئی۔ جس کے سبب ہمارے سرداروں علمائے حرمین شریفین نے اُس پر کفر کا حکم کیا تو اُس سے کس کفر کا تعجب کیا جائے اور جب اُس کے نزدیک محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سا علم غیب ہر بچے اور پاگل اور چوپائے کو حاصل ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے نزدیک اُن بُرے خبیثوں سے زیادہ علم رکھتا ہے تو اپنے زعم میں محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو۔ اللہ یوہیں مُہر لگا دیتا ہے ہر مغرور ظالم کے دل پر مگر خدا کی قسم بے شک محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رب تاک میں ہے اور اُن کے مخالف کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں بھری ہے اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



تصدیقات مکۃ المعظمہ

(١) لا ریب ان ما اجاب بہ ھذا الفاضل العلامۃ هو الحق الصریح الذی لا عدول عنہ والصواب الذی لا محیص منہ: واللّٰہ اعلم

(٢) ٢٠ ذی سنہ ١٣٣٧ھ قاضی القضاۃ ومفتی الاقطار العربیۃ ورئیس العلماء بمکۃ المحمیۃ

اسعد دھان ١٣٠٠	وما توفیقی الا باللّٰہ عبداللّٰہ بن عبدالرحمٰن سراج ١٣٢٥ھ

(٣) مفتی المالکیۃ محمد عابد بن حسین

(٤) مفتی الشافعیۃ عبداللّٰہ محمد صالح الزواوی

(٥) تصدیق جدّہ

جمیع ما ذکر فی ھذا الافتاء صحیح کتبہ العبد الفقیر علی الطیب

امین فتوی الشافعیہ بالمدینۃ المنورہ

تصدیقات المدینۃ المنورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۹) لاشک ان قائل الکلمت المتقدمۃ ما ترک شیئا من الادب مع صاحب الشرع صلے اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ واصحبہ وسلم ومن قال انہ قارب الکفر فلا یقبح قولہ بل یحسن حتی ینقاد القائل المتقدم للشرع بالوسن واللہ یوفقنا کلنا لمحابہ

تصدیقات مکۃ معظمہ

(۱) کچھ شک نہیں کہ ان فاضل علامہ نے جو جواب دیا وہی صریح حق ہے جس سے عدول کی گنجائش نہیں اور ایسا صواب جس سے مفر نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

عہ ای کما قال اللہ تعالیٰ فی ابن آیس من المنافقین ومن معہ من خبثا الشیاطین ھم للکفر یومئذ اقرب منھم للایمان ولا شک انھم کانوا اخبث الکفرین اھ قدس سرہ۔

(۲) ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ
قاضی مکہ معظمہ

مکہ معظمہ کے قاضی القضاۃ اور تمام
بلاد عرب کے مفتی اور علمائے معظم
کے سردار

اسعد دھان
۱۳۰۰

عبداللہ بن عبدالرحمن سراج
۱۳۲۵ھ

(۳) مفتی مالکیہ محمد عابد بن حسین

(۴) مفتی شافعیہ عبداللہ محمد صالح زواوی

محمد عابد بن
حسین
۱۳۰

تصدیق جدہ

(۵) جو کچھ اس فتویٰ میں ذکر کیا گیا صحیح ہے۔ لکھا اس کو علی طیب نے امین فتویٰ شافعیہ مدینہ منورہ

تصدیقات مدینہ منورہ

(۶) کچھ شک نہیں کہ اقوال مذکورہ کے قائل نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب اصلا کچھ نہ رکھا۔ اور جس نے اُسے

کفر سے نزدیک بتایا اُس نے کچھ بُرا نہ کہا بلکہ اچھا کیا تاکہ وہ قائل شریعت کی طرف رسی کے زور سے کھینچے اور اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے۔ آمین

عبیدہ ربہ احمد الشمس کان اللہ لہ فی الدین والدنیا امین۔

(۷) المقالة المنسوبة لاشرفعلی کفر صراح فیہ تحقیر لا یقبل من صاحبہ زلل اللسان عندنا باجماع من یعتد بہ من علمائنا محمد تقی اللہ۔

(۸) الحمد للہ یقول من لا فضل لہ ولا قول حمد ان الونیسی خادم العلم بالحرم النبوی الشریف کل من تکلم بکلمۃ تفید کفرا او تشیر الی اھانۃ النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لا یقبل منہ زلل اللسان ولا انہ اخطأ المقال بل یحکم الیہ بالکفر الصراح باجماع وکیف یقول

۱؎ یعنی جس طرح اللہ تعالےٰ نے منافقوں کے سرغنہ ابن اُبی اور اُس کے ساتھی خبیث شیطانوں کے حق میں فرمایا کہ وہ اُس دن کفر سے زیادہ نزدیک ہیں بہ نسبت ایمان کے اور کچھ شک نہیں کہ وہ سب کافروں سے خبیث تر کافر تھے ۱۲ منہ قدس سرہ۔

اثر فعلی رسول اللہ فی الیقظۃ من غیران یکون مجنونا ولا غائب العقل ثم یقول زل لسانی ہذا محال بعیدلاریب عند أئمتنا جمیعہم ومن افتاہ بغیرذالک فاللہ حسیبہ ومتولی الانتقام منہ واظنہ ان لم یتب من ہذہ الفتوٰی یحشر الی جہنم بلاز بانیہ اعاذنا اللہ والمسلمین من امثال ہذہ الفتن وجزی اللہ الشیخ احمد رضا خیر الجزاء ومتع اللہ المسلمین بوجودہ آمین قالہ بلسانہ کتبہ بیدہ حمد ان الونیسی المدرس بالحرم النبوی الشریف

تحریرا فی ۲۲ ذی الحجہ عام ۱۳۳۷ھ

تصدیق بمبئی

(۹) جمیع ماذکر فی ہذہ الفتوٰی صحیح کتبہ ابینانہ احمد ابن الشیخ یوسف امام مسجد اسمٰعیل حبیب فی بمبئی۔

(۷) وہ قول کہ اشرفعلی کی طرف نسبت ہوا صاف صریح کفر قبیح ہے ہمارے علما کے اجماع سے زبان بہکنے کا عذر مقبول نہیں۔

محمد تقی اللہ

(۸) سب خوبیاں خدا کو وہ کہتا ہے جو نہ قول کا مالک نہ فصل کا کہ سب کا مالک اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے، یعنی حمدان الونیسی کہ حرم شریف نبوی میں علم کا خادم ہے جو ایسی بات کہے کہ اس سے کفر سمجھا جاتا ہو اہانت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتی ہو اس کا یہ عذر کہ زبان بہکی یا کہ براہ خطا ایسا نکل گیا مقبول نہ ہوگا بلکہ اجماع اس پر صاف کفر کا حکم لگایا جائیگا اسے کھینک جاگئے ہیں اشرف علی رسول کہے گا حالانکہ نہ پاگل ہے نہ عقل غائب ہے پھر دعویٰ کرے گا۔ میری زبان بہک گئی یہ ہمارے تمام اماموں کے نزدیک مردود ہے اور جس نے اس پر کفر کا فتویٰ نہ دیا (یعنی اشرفعلی جس نے اسے تسلی بتایا) اللہ اس سے حساب و انتقام لینے والا ہے اور میرا گمان تو یہ ہے کہ اگر وہ اپنے اس بتانے سے توبہ نہ کرے تو بغیر نہ بانیہ کے (خود اپنے پاؤں) جہنم کی طرف اس کا حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے بچائے اور حضرت احمد رضا

کو بہتر جزا عطا فرمائے اور مسلمانوں کو اُن کے وجود سے فیضیاب رکھے آمین۔

اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا حمدان الونیسی مدرس حرم شریف نبوی نے۔

تحریر ۲۱؍ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۷ھ

تصدیق بمبئی

(۹) جو کچھ اس فتویٰ میں ذکر کیا گیا صحیح ہے۔ لکھا اس کو اپنی انگلیوں سے احمد بیٹے شیخ یوسف امام مسجد اسماعیل حبیب۔ بمبئی۔

اعلیٰ حضرت پیرِ طریقت الحاج سید محمد معصوم شاہ صاحب نیف رضا کی تصانیف کا سلسلہ

مواعظ قرآن والحدیث حصہ اوّل

اس کتاب کا ہر وعظ قرآن اور حدیث اور اقوال بزرگان دین سے لکھا گیا ہے جو نہایت مفید مدلل اور دلکش ہے اس میں مندرجہ ذیل بیان ہیں۔ حمد باری تعالیٰ۔ فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ فضائل اہل بیت۔ فضائل صحابہ۔ فضائل وضو و نماز۔ فضائل قرآن۔ فضائل جمعہ۔ فضائل رمضان وغیرہ وغیرہ۔ ہر وعظ کے آخر میں نہایت مفید نظم۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ پچاس پیسے

مواعظ قرآن والحدیث حصہ دوم

حضرت شاہ صاحب کی معرکۃ الآرا تحریر جو ۲۷ واعظوں سے مزین ہے اور ہر وعظ کے خاتمہ پر ایک اصلاحی پنجابی نظم ہے۔ جسمیں فضائل درود شریف۔ فضائل محرم۔ فضائل جہاد اور سود کا بیان۔ تجارت شراب۔ تعلیم نسواں۔ نیک و بد عورتوں کا بیان ہے۔ فضائل بیت اللہ۔ فضائل صدقات۔ فضائل حج۔ فضائل سید المرسلین۔ فضائل مکہ مکرمہ۔ سفرنامہ مدینہ منورہ۔ جو کہ ہر لحاظ سے مطالعہ کے لائق ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

مواعظ قرآن والحدیث حصہ سوم

اس حصہ میں صاحب تصنیف نے اپنے ہر وعظ کو قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں مزین کیا ہے اس میں ۳۰ ابواب ہیں اور ہر بات کے خاتمہ پر ایک پنجابی نظم درج ہے اس میں مندرجہ ذیل باب ہیں باب البدعت۔ باب ولیمہ۔ باب نفقات۔ باب جنازہ۔ باب عیدین۔ باب نفلی روزے۔ باب بیمار پرسی باب نکاح۔ باب نذر۔ باب تلاوت قرآن۔ باب استغفار باب میراث۔ والدین کے احسانات وغیرہ۔ قیمت ایک روپیہ ۹۲ پیسے۔

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ اسلام گنج۔ نوری مسجد لاہور

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ، دربار داتا صاحب رح - لاہور